سوال

(371) ابہا سے عمرہ کے لیے آنے والا شخص روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے مجامعت کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو رات کے وقت ابہا سے مکہ آیا اور صبح کو شیطان نے اس کو وسوسہ ڈالا تو اس نے اپنی بیوی سے جماع کر لیا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ آدمی اور اس کی بیوی عمرے کے لیے آئے، رات کو عمرہ کرنے کے بعد انھوں نے صبح روزہ رکھا اور اس دن، جس میں انھوں نے روزہ رکھا مرد نے اپنی بیوی سے مجامعت کر لی، ہم کہتے ہیں: اس پر صرف اسی دن کے روزہ کی قضا دینا واجب ہے، نہ اس پر گناہ ہے اور نہ کفارہ اس پر صرف اس دن کے روزے کی قضا واجب ہے کیونکہ مسافر کے لیے اپنا روزہ توڑنا جائز ہے۔ خواہ وہ اپنا روزہ کھانے پینے یا جماع سے توڑے کیونکہ مسافر پر روزہ واجب نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهرَ فَليَصُمهُ وَمَن كانَ مَريضًا أَو عَلىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِن أَيّامٍ أُخَرَ... ۱۸۵ ... سورة البقرة

"تو تم میں سے جو اس مہینے میں حاضر ہو وہ اس کا روزہ رکھے اور جو بیمار ہو یا کسی سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرنا ہے۔"

لہذا میں اپنے بھائیوں کے لیے یہ پسند کرتا ہوں جو مکہ میں فتویٰ دیتے ہیں کہ جب ان سے کوئی سوال کرنے والا آئے کہ اس نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ مناسب یہ ہے کہ ہم اس سے تفصیل پوچھیں اور اس کو کہیں: کیا تو مسافر ہے یا نہیں؟ جب وہ کہے کہ وہ مسافر ہے تو ہم کہیں: تجھ پر صرف قضا واجب ہے لیکن جب وہ اپنے وطن میں رمضان کے دنوں میں اپنی بیوی سے مجامعت کرے اور وہ دونوں روزہ رکھے ہوئے ہوں تو اس پر درج ذیل احکام مرتب ہوتے ہیں:

اولاً: روزے کا فاسد ہونا۔

ثانیاً: باقی دن کھانے پینے سے رک جانا۔

ثالثاً: اس دن کی قضا دینا۔

رابعاً: گناہ گار ہونا۔

خامساً: کفارے کا واجب ہونا جو کہ ایک گردن آزاد کرانا ہے۔

لیکن جب وہ گردن آزادنہ کرا سکے تو دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھنا،اور اگر وہ اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔(فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 322

محدث فتویٰ